انوارِ شریعت

سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل — تا — ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

۸۰/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ———— سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر ———— سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ———— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ———— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ———— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

له جبریل علیٰ طبق من نور ثم یقف علیٰ شفیر القبر فیقول یا صاحب القبر العمیق ھٰذہ ھدیة اھداھا الیک اھلک فاقبلها فتدخل علیه فیفرح بها ویستبشرون ویحزن جیرانه الذی لا یھدی الیھم شیئ۔ طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والتحیات فرماتے ہیں کہ جس گھر والوں کا کوئی مرجائے اور وہ اسکے لیئے صدقہ دیں تو حضرت جبریل علیہ السلام اسکو طبق نور میں لے کر پہنچتے ہیں اور اسکی قبر کے کنارہ پر کھڑے ہوکر فرماتے ہیں کہ اسے گہری قبر والے یہ ہدیہ ہے جو تجھے تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے اسکو بھیجا ہے اسکو قبول کر۔ وہ ہدیہ یہ اسکو پہنچتا ہے اور وہ خوش ہوتا ہے۔ اور اسکے پڑوسی غمگین ہوتے ہیں جنہیں ہدیہ نہیں پہنچتا۔ واللہ تعالےٰ اعلم ؛

(۳) بزرگانِ دین واولیاء کا وسیلہ واسطہ بلاشبہ جائز ہے۔ بخاری شریف میں حدیثِ ابدال کے آخر میں ہے بھم تمطرون وبھم تنصرون وبھم ترزقون کہ انہی کی بدولت تم پر مینہ برستا ہے اور انہی کی برکت سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور انہی کے صدقہ میں تم سیراب کئے جاتے ہو۔ اسی طرح امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بوسیلہ حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ دعائے بارش کرنا اور بکثرت احادیث سے توسل کا جواز ثابت ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم ؛

کتبہ
العبد المعتصم بحبلہ المتین
محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین

وہابی کسکو کہتے ہیں اور سُنّی کسکو کہتے ہیں

کیا فرماتے ہیں حضرات علماء ملت اہلسنت وجماعت ان امور ذیل میں کہ

(۱) وہابی کسکو کہتے ہیں اور غیر مقلد کسکو؟ اور دونوں کے عقائد ایک ہیں یا کچھ فرق ہے؟ اور ان لوگوں کی علامات ظاہری کیا ہیں؟ اور یہ لوگ دائرۂ اہلسنت وجماعت میں داخل ہیں یا مثل اور فرق ضالہ کے اہلسنت وجماعت سے خارج؟ اور ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا۔ یا ان لوگوں کو مساجد میں آنے دینا ازروئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟ اور ان لوگوں سے میل ملاپ۔ سلام کلام۔ بیاہ شادی وغیرہ کرسکتے ہیں یا نہیں؟ ؛

(۲) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کی کتاب "تقویتہ الایمان" کیسی کتاب ہے۔ اسکے جملہ مضامین اہل سنت وجماعت کے موافق ہیں یا مخالف اور مولوی صاحب مذکور کا عقیدہ کیسا تھا؟ سنا جاتا ہے کہ ان کو امام الوہابیہ ہند

کہا جاتا ہے۔ تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

(۳) علمائے دیوبند سچے مقلد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں یا نہیں۔ اور ان حضرات کے عقائد اہلسنت وجماعت کے موافق ہیں یا مخالف۔ اور دیوبندی عقائد والوں کے پیچھے نماز پڑھنا۔ ان سے بیعت ہونا۔ ان سے بیاہ شادی کرنا۔ ان کا ذبیحہ کھانا۔ ان سے میل ملاپ۔ سلام کلام از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟

(۴) سُنّی کسے کہتے ہیں اور اسکی تعریف کیا ہے؟

(۵) جناب حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی مرحوم ومغفور اس چودھویں صدی میں حکیم امت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ شیخ الاسلام والمسلمین کہے جاتے ہیں۔ تو آیا یہ حق ہے یا باطل؟ اور مولانا مذکور موصوف واقعی اس پایہ کے بزرگ تھے یا نہیں؟ بریلوی اور دیوبندی علمائے عقائد میں بڑا اختلاف ہے۔ تو آیا ان دونوں فریق میں کونسا فریق حق پر ہے؟ مفصلاً جواب نمبروار بحوالہ کتاب ایسے عام فہم صورت میں عنایت فرمایئے تاکہ بخوبی سمجھ میں آجائے۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

المستفتی محمد عبدالحمید سنی حنفی خادم مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ ٹنگ پور شریف۔ ڈاکخانہ جلال پور۔ ضلع فیض آباد۔

الجواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم۔

(۱) وہابی اور غیر مقلد دونوں عبدالوہاب نجدی کے مقلد ہیں۔ "کتاب التوحید" اور "تقویۃ الایمان" کو دونوں مانتے ہیں۔ مسلمانوں کو دونوں مشرک کہتے ہیں۔ ایصال ثواب کے طریقوں اور بزرگان دین کی زیارت اور ان کی تعظیم و محبت سے دونوں کو عداوت ہے۔ بزرگان دین کی جناب میں گستاخ دونوں ہیں۔ عقائد میں ایک دوسرے کے بہت موافق ہیں۔ فرق یہ ہے کہ ایک دعویٰ تقلید کا کرتے ہیں اور دوسرے بالا علان تقلید آئمہ کے منکر ہیں۔ اور درحقیقت نجدی کے مقلد ان میں سے جو اپنے آپ کو مقلد کہتے ہیں۔ ان کا دعوئے تقلید بھی نمائشی ہے۔ رد المحتار میں ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوھاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون واستباحوا بذلک اھل السنۃ وقتل علمائھم حتی کسر اللہ شوکتھم وخرب بلادھم وظفر بھم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومئتین والف۔

یہ لوگ گمراہ بیدین ہیں ان کے پیچھے نماز ناجائز۔ اختلاط و مصاحبت ممنوع ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم الحدیث ان کے ساتھ مناکحت میل ملاپ ابتداءً بسلام نادرست۔ مسلمانوں کو ان کی صحبت سے

پرہیز لازم۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔
(۲) تقویۃ الایمان کے کثیر مضامین قرآن وحدیث اور خدا و رسول کے خلاف و باطل ہیں۔ اسکا مصنف نہایت بدعقیدہ وگمراہ تھا۔ ہندوستان میں وہابیت کا تخم اسی نے لگایا۔ مسلمان اسکی کتاب کو نہ دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
(۳) دیوبندی علماء کو حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کا دعویٰ ہے۔ مگر عقائد ان کے نہایت خراب ہیں۔ اور شان رسالت میں یہ لوگ بہت بیباک ہیں۔ ان سے بیعت حرام۔ بیاہ شادی ناجائز۔ سلام ممنوع ذبیحہ ان کا نادرست۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
(۴) سنی وہ ہے جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اصحاب کبار اور آئمہ مجتہدین کے متبع ہیں یہی جماعت ہیں۔ یہی سواد اعظم۔ یہی ظاہرین علی الحق۔ یہ ہر بے دین کے کید سے محفوظ رکھنے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ انبیاء و اولیاء کی محبت و توقیر۔ ذکر الٰہی کی کثرت ان کی ایک ظاہر علامت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
(۵) اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے اپنی مبارک زندگی دین کی خدمت میں صرف فرمائی انکے علمی فیوض برکات سے دنیا کو بڑے قیمتی فائدے پہنچے۔ اسلام وسنت کی تائید وتقویت ہوئی۔ ہر گمراہ بے دین کی کیّادی کے آپ نے پردے فاش کر دیئے۔ ان کے محامد اس سے زیادہ ہیں۔ جو سوال میں مذکور ہیں۔ قدس سرہٗ ونور روحہٗ آمین۔

کتبہ العبد المعتصم بحبلہ المتین
محمد نعیم الدین عفاعنہ المعین

فتویٰ دربارے گلیم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

علماء دین ذیل کے مسائل میں کیا فرماتے ہیں

سوال ۱: یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔ اے کملی اوڑھنے والے۔ تو آیا یہ کملی کیسی تھی جو آجکل کے درویش اوڑھتے ہیں یا کیسی کملی تھی ہکس جانور کی اون کی تھی اور اسکا تانا کیسا تھا اور بانا کیسا تھا اور کس کے ہاتھوں کی بنی ہوئی تھی۔ اور اگر سوت کی تھی تو سوت کیسا تھا۔ اور کس زمین پر وہ کپاس بوئی گئی تھی۔ اور کس نے اس سوت کو کاتا تھا۔ مہربانی فرماکر قرآن۔ حدیث۔ فقہ شریف سے جواب عطا فرمایئے۔ کتاب وصفحہ کا حوالہ ہو۔

سوال ۲: حضرت آدم اور اماں حوا علیٰ نبینا وعلیہم السلام کو جب خداوندکریم نے حکم دیا تھا کہ جنت کے اندر گندم کے جھاڑ کے پاس نہ جانا اور نہ اسکا پھل کھانا تو شیطان لعین نے دھوکہ دے کر اماں حوا علیٰ نبینا وعلیہا السلام

کو وہ دانہ کھلا دیا اور اماں حوا نے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہما السلام کو کھلا دیا۔ تو خداوند کریم نے حضرت آدم علیہ السلام کو سنگلدیپ میں رکھا۔ اور اماں حوا علیٰ نبینا وعلیہما السلام کو جدہ شریف میں رکھا۔ اتنا حکم نہ ماننے پر۔ تو خداوند کریم نے جب ملائکہ کو حکم دیا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ تو شیطان لعین نے نہیں کیا تھا۔ تو خداوند کریم نے اس حکم کے نہ ماننے پر شیطان کو کونسی زمین میں رکھا۔ اس زمین کا کیا نام ہے اور کہاں ہے؟ اور اسکا مفصل حال دیں۔ قرآن وحدیث۔ فقہ شریف سے۔ کتاب کا صفحہ کا احوال ضرور ہو:

سوال ۳: نجدی مردود۔ وہابی ملعون۔ دیوبندی شیطان کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ بعض مولوی کہتے ہیں کہ نماز تو فاجر فاسق کے پیچھے بھی درست ہے اور حدیث شریف بتاتے ہیں کہ ثبوت حدیث شریف ہے اور داڑھی کٹے کے پیچھے کیا حکم ہے؟

سوال ۴: بعض حافظ سجدۂ تلاوت جو عم کے پارہ کی سورۂ علق کے اخیر پر ہے وہ سجدۂ تلاوت نہیں دیتے ہیں اسکا کیا حکم ہے؟ مہربانی فرما کر ہر ایک کا جواب عطا فرمایئے اردو عبارت کے ساتھ عربی عبارات ضرور ہو قرآن وحدیث اور فقہ شریف سے:

سوال ۵: اگر پیش امام قرأت کے اندر رک جائے فرضوں میں تو اسکو لقمہ دینا چاہیئے یا نہیں؟ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کا کیا حکم ہے؟:

سوال ۶: اگر صبح کو پیش امام کھڑا ہے اور مقتدی سنت صبح کی ادا نہ کرے اور امام سے مل جائے تو سنت کب ادا کرے۔ سورج جب نکلے تو پڑھے یا فرض ختم کر کے پڑھ سکتا ہے؟

المستفتی فقیر حقیر محمد دین

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

(۱) قرآن کریم میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واحبابہ وسلم کی ایک ادائے خاص کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب فرما کر آپ کی محبوبیت کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ اون یا سوت کی کوئی خصوصیت اس خطاب کا باعث نہیں۔ جو کپڑا بھی تن نازنین وجسم اقدس پر ہے اس سے حضور کو کچھ فضیلت نہیں۔ ہر چیز کو حضور سے شرف ہے۔ منظور تو محبوب کی وہ ادا ہے۔ جو وقت نزول وحی تھی۔ اس لئے اس لباس کے تانہ بانہ کا دریافت کرنا بیکار ہے۔ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ دیکھنا ہے کہ ابتدائے حال میں وحی کی عظمت کا اثر جو قلب مبارک پر ہو اس سے بدن اقدس پر کچھ ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ جامۂ اقدس

میں لپٹ گئے۔ اللہ تعالٰی نے اس ادائے محبوبانہ کو پسند فرما کر تسکین خاطرِ اقدس کے لئے آپ کے اسی حال سے آپ کو مخاطب فرما کر بلاطفت و کرم کا اظہار فرماتا ہے کہ آپ کی یہ ادا محبوب ہے حتٰی کہ ہم اسی ادا سے خطاب فرماتے ہیں تعالٰی السہیلی انما المزمل اسم المشتق من حالتہ التی کان علیہا حین الخطاب وکذالک المدثر وفی خطابہ صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الاسم فائدتان احدٰہما الملاطفۃ واللہ سبحانہ تعالٰی اعلم۔

(۲) ، حضرت آدم وحوا علیہما السلام کو شجرِ ممنوعہ سے کھانے کے بعد اللہ تعالٰی نے زمین پر بھیجا۔ یہ روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سراندیپ میں اور حضرت حوا جدہ میں۔ اور اس میں حکمتِ الٰہیہ تھی۔ خلافت کا اظہار اور اس کے احکام کا اجرا اسی طرح مقدر ہوا تھا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام کو براہ کرم کلماتِ توبہ کی تلقین فرمائی۔ اور توبہ قبول کی۔ قرآن پاک میں فرمایا فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ ؕ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ آدم وحوا کے ساتھ توبہ کرم ہوا اور ابلیسِ لعین کا نام سریانی زبان میں عزازیل اور عربی میں "حارث" تھا۔ جب اس نے نافرمانی کی تو اس کے نام کو بدل کر "ابلیس" رکھا گیا۔ جس کے معنی مایوس از رحمت ہیں۔ اور اس کی صورت تبدیل کر دی گئی۔ اور ذلت و رسوائی کے ساتھ اس کو زمین کی طرف ہانک دیا۔ اور قیامت تک اس کو آسمان زمین میں موردِ لعنت بنایا۔ شیطان مقامِ الٰہیہ میں پھینکا گیا جو مضافاتِ بصرہ سے ہے۔ قرآن پاک میں ہے قَالَ فَاخْرُجْ مِنْھَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ وَّاِنَّ عَلَیْکَ اللَّعْنَۃَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ دوسری آیت میں فرمایا قَالَ فَاھْبِطْ مِنْھَا فَمَا یَکُوْنُ لَکَ اَنْ تَتَکَبَّرَ فِیْھَا فَاخْرُجْ اِنَّکَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ۔ تیسری آیت میں فرمایا قَالَ اخْرُجْ مِنْھَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنْکُمْ اَجْمَعِیْنَ۔ تفسیر خازن جلد اول صفحہ ۴۸ میں ہے سمی بہ لانہ ابلیس من رحمۃ اللہ ای یئس وکان اسمہ عزازیل بالسریانیۃ وبالعربیۃ حارث فلما عصٰی غیّر اسمہ فسمی بہ لانہ ابلیس وغیرت صورتہ۔ یہ واقعہ کا مختصر بیان تھا شیطان کی شامت و بدنصیبی کا انجام تو آخرت کا دائمی عذابِ شدید ہے۔ مگر سائل کا منشا معلوم نہیں۔ اسکی اس سوال سے کیا غرض ہے؟ مومن کو یقینِ کامل ہے کہ اللہ تبارک وتعالٰی کے تمام احکام سراسر حکمت وعدل ہیں۔ اس پر کوئی خدا شناس اعتراض کی جرأت نہیں کر سکتا۔ بندوں کو عقل ہی کتنی ہے کہ وہ حضرت حکیم علی الاطلاق کی حکمتوں کو سمجھ لینے کا دعویٰ کریں۔ اللہ تعالٰی اپنے بندوں کو توفیقِ نیک عطا فرمائے اور شرِ نفسِ شیطانی سے بچائے آمین۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

وہابی کی امامت کا حکم

۳ : داڑھی منڈا فاسق ہے اور ہر فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی فان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علینا اہانتہ شرعًا فی ردالمختار

لیکن اس کے پیچھے نماز بکراہت ہو جاتی ہے۔ اور وہابی بے دین منکر ضروریاتِ دین خارج از اسلام ہے۔ اسکے پیچھے کسی طرح نماز نہیں ہوتی۔ بلکہ اسکو امام بنانا شریعت کی نافرمانی اور سخت جرم ہے۔ حدیث شریف میں صلوا خلف کل بر و فاجر آیا ہے کافر نہیں آیا۔ اس لئے اس حدیث سے وہابی کی امامت پر استدلال باطل ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

۴:۔ قرآن پاک میں چودہ آیتیں ایسی ہیں جن کے پڑھنے سننے سے سجدہ واجب ہوتا ہے۔ سورہ علق کی آخری آیت بھی انہی آیات میں سے ہے۔ جو حافظ اسکا سجدہ ادا نہیں کرتا۔ وہ تارکِ واجب اور گناہگار ہے۔ کنز الدقائق میں ہے سجود التلاوۃ تجب باربعۃ عشر آیۃ۔ مستخلص الحقائق میں ہے ای آیات السجدۃ فی آخر الاعراف والرعد والنحل وبنی اسرائیل ومریم واولی الحج والفرقان والنمل والم تنزیل السجدۃ والصاد وحم والنجم واذا السماء انشقت واقرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ عز اسمہ اتقن واحکم۔

۵:۔ اگر امام قرأت میں رک گیا اور مقتدی نے لقمہ دیا تو جائز ہے۔ اس سے کسی کی نماز میں نقصان نہ آیا۔ نہ امام کی نہ مقتدی کی۔ البتہ اگر امام قدر ما یجوز بہ الصلوٰۃ پڑھ چکا ہو یا دوسری آیت شروع کر دے تو بہتر ہے کہ نہ بتائے اور امام کے رکتے ہی فوراً نہ بتانا چاہیے تھوڑا توقف کرے کہ شاید اسکو خود یاد آجائے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے والصحیح انہ لا یفسد الصلوٰۃ (علاوہ الفاتحۃ بکل حال ولا) الامام لو اخذ منہ علی الصحیح ھکذا فی الکافی ویکرہ للمقتدی ان یفتح علی امامہ من ساعتہ فیصیر قارئاً خلف الامام من غیر حاجۃ کذا فی المحیط السرخسی۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

۶:۔ سنتِ فجر اگر تنہا رہ گئی اور فرض پڑھ لئے گئے تو اسکی قضا لازم نہیں۔ البتہ امام محمد رحمۃ اللہ کے نزدیک بہتر ہے کہ طلوعِ آفتاب کے بعد زوال سے پہلے پہلے پڑھ لے لازم نہیں۔ اور آفتاب کے طلوع سے قبل اور زوال کے بعد بالاتفاق سنتوں کی قضا نہ پڑھی جائے گی۔ مراقی الفلاح میں ہے ولم تقض سنۃ الفجر الا بفوتہا مع الفرض الی الزوال وقال محمد رحمہ اللہ تقضی منفردۃ بعد الشمس قبل الزوال فلا قضاء لہا قبل الشمس ولا بعد الزوال اتفاقاً۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے قیل لا خلاف بینہم فی الحقیقۃ لانہما یقولان لیس علیہ القضاء وان فعل لا بأس بہ ومحمد رحمہ اللہ یقول احب الی ان یقضی وان لم یفعل لا شئی علیہ۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم وعلمہ عز اسمہ اتقن واحکم۔

کتبہ
العبد المعتصم بحبلہ المتین
محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین

ان ما غیر المعنی تغیرا یکون اعتقادہ کفراً مفسداً فی جمیع ذلک سواء کان فی القرآن اولا الا ماکان من تبدیل الجمل مفصولاً بوقت تام وان لم یکن التغیر کذلک فان لم یکن مثلہ فی القرآن ولا معنی لہ کالسرائل بلام مکان السرائر وان کان مثلہ فی القرآن والمعنی لبعید ولم یکن متغیراً فاحشاً تفسد ایضاً عند ابی حنیفۃ ومحمد وھو الاحوط اور اسی میں ہے فالاولی الاخذ بقول المتقدمین لانضباط قواعدھم وکون قولھما احوط۔ واللہ سبحٰنہ اعلم۔

کتبہ العبد المعتصم بحبلہ المتین
محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین

نمازِ جُمعہ

وہابیہ کی نچلی نہ بیٹھنے والی طبیعت مسلمانوں میں اختلاف ڈالنے کے لئے آئے دن ایک نہ ایک شگوفہ چھوڑتی رہتی ہے۔ ان صاحبوں کو مزا ہی نہیں آتا جب تک نزاع وجدال کی گرم بازاری نہ ہو۔ اور اسکا راز یہ ہے کہ خود ان کی گرمی بازار بھی اسی میں منحصر رہ گئی ہے۔ نئی نئی باتیں نکالنا اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی خدائی بھر سے علیحدہ چننا ان کا شیوہ ہے۔ اطمینان سے بیٹھی ہوئی مخلوق کو اختلاف کی کشاکش میں مبتلا کرنا اور بیٹھے بٹھلائے لوگوں کو بیکار بحث میں ڈال کر پریشان کرنا ان حیوں کے پسندیدہ مشاغل ہیں۔ کبھی کوا حلال کیا تو مدتوں کائیں کائیں رہی۔ ملک بھر میں طوفان مچا۔ صدہا رسالے تصنیف ہوئے۔ سیکڑوں فتوے لکھے گئے۔ لوگوں نے یقین نہ کیا کہ وہابی مولوی کوا کھا سکیں گے۔ اگرچہ ضد میں فتوے دے چکے ہیں۔ مگر طبیعت کیسے گوارا کرے گی۔ اس بناء پر بہت سے صاحبوں نے کوتے پکا پکا کر وہابی مولویوں کی دعوتیں کیں۔ یقین رکھتے تھے کہ مولوی صاحب کہنے کو تو کہہ گئے ہیں مگر ان سے کوا کھایا نہ جائیگا۔ کیا خبر تھی کہ جناب کا مزاج بھی بہت ہی نفیس واقع ہوا ہے۔ برغبت تمام کوتے کھا گئے۔ اور کھلانے والوں کو نفرت آئی۔ انہوں نے جن برتنوں میں پکایا اور کھلایا تھا وہ مولوی جی کے سامنے لاکر توڑ ڈالے۔ مگر وہابی مولویوں کی جرأت اور ہمت بھی قابل تعریف ہے۔ دھڑلے سے کوتے کھائے اور مسلمانوں کو چڑانے کے لئے کوتے مار کر اپنے دروازوں پر لٹکائے۔ علماء اہلسنت نے رد لکھے۔ شعراء نے وہابیوں کے بہت مضحکے اڑائے۔ تب کہیں کوا خوری کا سلسلہ مدت کے بعد موقوف ہوا۔

ایک زمانہ میں وہابی صاحبوں نے بجرے کے کپورے حلال کر دیئے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں اسکا فتویٰ بھی درج ہوا۔ علماء اہلسنت نے اُسکے رد کئے ملامتیں فرمائیں تب اسکا شور کم ہوا۔ معلوم نہیں اندرونِ خانہ اب بھی کھائے جاتے ہیں یا نہیں؟